© rasailojaraid.com

اسلامیہ یونیورسٹی ۔ اسلام آباد

گزشتہ دنوں صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق نے اسلام آباد میں ایک اسلامی یونیورسٹی کے قیام کا اعلان فرمایا تھا ۔ صدارتی حکم مجریہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء کے ذریعے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کو اور قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں پہلے سے قائم شریعہ فیکلٹی کو اسلامیہ یونیورسٹی کا حصہ قرار دے کر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے ۔

ابتدائی نقشے کے مطابق زیر تعمیر مسجد شاہ فیصل شہید مرحوم کے گرد کی عمارات کو ، جو کہ شروع ھی سے ادارۂ تحقیقات اسلامی کے لئے نشان زد کر دی گئی تھیں ، اسلامی یونیورسٹی کا مستقر قرار دیا گیا ہے ۔ چونکہ یہ عمارات ابھی تکمیل کے ابتدائی مرحلے میں ھیں اس لئے ادارہ بدستور اپنی پرانی جگہ پر اس وقت تک کام کرتا رہے گا جب تک کہ کیمپس کی تعمیر کا کام مکمل نہیں ہو جاتا ۔ البتہ شریعہ فیکلٹی کے بعض تدریسی شعبوں نے نئے مستقر میں کام شروع کر دیا ہے ۔ ۳ جنوری ۱۹۸۱ء کو اسلامیہ یونیورسٹی کے ریکٹر جناب اے کے بروھی نے ایک سادہ اور پروقار تقریب میں نئے کیمپس میں ، اغراض و مقاصد کے اعتبار سے اپنی نوعیت کی اس منفرد یونیورسٹی کا افتتاح کیا جس کی کارروائی اخبارات میں شائع ھو چکی ہے ۔

اسلامیہ یونیورسٹی کے قیام سے ادارۂ تحقیقات اسلامی کی حیثیت میں جو ظاھراً تبدیلی آئی ہے اس پر ادارے کے اسکالروں اور دوسرے کارکنوں میں ملے جلے رد عمل کا اظہار کیا جا رہا ہے جو امید و بیم کی اس ابتدائی منزل میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالکل فطری بات ہے ۔ اس تبدیلی کے بعد ادارے اور یونیورسٹی کے درمیان تعلق کی نوعیت کیا ہوگی ۔ اس سوال کا جواب صدارتی حکمنامے میں موجود ہے ۔ یونیورسٹی میں شامل ہونے کے بعد بھی ادارے کا تشخص اور اس کی مستقل بالذات حیثیت برقرار رهیگی جسکا واضح مطلب یہ نکلتا ہے کہ ادارے کے اصل کام کی نوعیت بھی بدستور باقی رہے گی ۔ ادارہ حسب دستور علمی اور تحقیقی مشاغل میں مصروف رہے گا ۔ البتہ بوقت ضرورت ، بقدر ضرورت اور بطور تعاون ادارہ کے جملہ وسائل یونیورسٹی کے تدریسی مقاصد کی تکمیل کے لئے وقف ہوں گے ۔

ہر چند کہ اسلامیہ یونیورسٹی اور ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے تعلق کی نوعیت کا ذکر اجمالاً صدر پاکستان کی طرف سے جاری شدہ آرڈیننس میں آ گیا ہے تاہم ضرورت ہے کہ تفصیلات کے لئے الگ سے قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں ۔ تاکہ حدود ، دائرہ کار ، حقوق ، فرائض اور اختیارات کے بارے میں کوئی ابہام نہ رہے ۔ غلام صدیق گھانگھرو مشیر قانون و افسر بکار خاص ، یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر این اے بلوچ اور ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے ڈائرکٹر ، ڈاکٹر عبدالواحد ھالے پوتا کے مشورہ سے اس سلسلے میں ایک اسٹیچیوٹ (Statute) تیار کر رہے ھیں ۔ جس میں اس تبدیلی کے بعد ادارے کی حیثیت ، اس کے کام کی نوعیت اور یونیورسٹی کے ساتھ اس کے تعلق کی صورتوں کا تعین کیا جائے گا ۔ ادارے کے قیام کا ایک مقصد تھا، وہ مقصد آج بھی اتنا ھی اھم ہے جتنا کہ پہلے تھا، اور ضرورت ہے کہ ادارہ اس مقصد کے لئے پہلے سے زیادہ تندھی اور مستعدی سے کام کرے ۔ ادارے کا ایک ماضی ہے ، اس کی اپنی تاریخ ہے ، اس کا حال اور مستقبل جبھی تابناک کہلا سکتا ہے کہ ماضی سے اس کا رشتہ منقطع نہ ہونے پائے ۔ صدارتی حکمنامہ ، جناب اے کے بروھی ، ڈاکٹر این اے بلوچ اور ڈاکٹر ھالے پوتا کی باتوں سے یہی مترشح ھوتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ اسلامیہ یونیورسٹی کے قیام سے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے اصل مقاصد کو تقویت ملے گی ۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تبدیلی خود ادارے کے حق میں فال نیک ہے ۔

ادارے کے عام ملازمین کے سامنے اس تبدیلی کے بعد بالعموم ایک ہی سوال ہے اور وہ یہ کہ اس تبدیلی سے انہیں کوئی مالی فائدہ پہنچے گا یا نہیں، انہیں کچھ بہتر سہولتیں زیادہ حقوق و مراعات حاصل ہوں گی یا نہیں ، ان کی ملازمت محفوظ ہوگی یا نہیں ، ان کی شرائط ملازمت پر آئندہ اس تبدیلی کے کیا اثرات مرتب ہوں گے ۔ ادارہ اپنی تاریخ تاسیس سے لیکر اب تک کسی نہ کسی وجہ سے مسلسل بے یقینی کا شکار چلا آیا ہے جو نہ صرف ادارے کے کارکنوں کے لئے الجھن کا باعث تھا بلکہ اس سے ادارے کی کارکردگی بھی ہمیشہ متاثر ہوتی رہی ہے ۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ قناعت کی بجائے خوب سے خوب تر کی جستجو جاری رکھی جائے ۔ اس لحاظ سے ادارے کے عام ملازمین کا یہ رجحان کچھ بے جا نہیں ہے ۔ لیکن اسکالروں میں سینئر اور سنجیدہ ارکان کی سوچ اس سے قدرے مختلف ہے ۔ تحفظ اور بہتر شرائط ملازمت کے علاوہ انہیں جس بات کی زیادہ فکر ہے وہ یہ ہے کہ ادارہ کو علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کے لئے آئندہ بہتر ماحول اور زیادہ ساز گار فضا میسر آتی ہے یا نہیں ۔ اب تک ادارے کی شہرت اندرون ملک اور بیرونی ممالک میں اس کے علمی مزاج کی وجہ سے ہی رہی ہے ۔ اور اس کے اکیڈمک اسٹاف کی اکثریت ، جو نہ صرف یہ کہ اعلی تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہے بلکہ اس اختصاص کی بھی حامل ہے کہ اسکی اکثریت کو مجمع البحرین ہونے کا امتیاز حاصل ہے ، یعنی وہ بیک وقت تعلیم کے قدیم و جدید سرچشموں سے سیراب ہیں ، انہوں نے دونوں طرح کے تعلیمی اداروں سے جرعہ کشی کی ہے ، وہ ادارے کو ایک یونیورسٹی سے بہتر جگہ سمجھ کر اس کے ساتھ وابستہ تھے ، قدرتی طور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر ان کی یہ خواهش هوگی کہ اس تبدیلی کے بعد نئے سیٹ اپ میں انهیں مناسب اور شایان شان مقام حاصل هو۔

جہاں تک کہ عام حیثیت اور شرائط ملازمت کا تعلق ہے تو ادارے کو پہلے بھی یونیورسٹی کا درجہ حاصل تھا ۔ اصولی طور پر یہ بات طے شدہ سمجھی جاتی تھی کہ ادارہ اپنے معاملات میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے برابر ہے۔ یہی نہیں اس کے مطابق عمل بھی هوتا رہا ہے۔ ادارے کے عملے کو وهی تنخواهیں اور الاؤنس وغیرہ ملتا تھا جو قائداعظم یونیورسٹی میں رائج ہے۔ بلکہ اب سے کچھ دنوں پہلے ان خطوط پر سوچا جا رہا تھا کہ ادارے کو سوپر یونیورسٹی کا درجہ دے کر پورے پاکستان بلکہ دنیائے اسلام کے لئے عصبی مرکز (Nerve centre) کی حیثیت دے دی جائے ۔ ادارے کو اس درجے تک پہنچانے میں ادارے کے موجودہ ڈائرکٹر ڈاکٹر عبدالواحد هالے پوتا کی ان تھک محنت اور بے لوث خدمت کا بڑا دخل ہے۔

جناب اے کے بروهی نے ۳ جنوری کی افتتاحی تقریب میں اسلامیہ یونیورسٹی کا جو تصور پیش کیا اور پاکستان میں موجود عام یونیورسٹیوں سے مختلف ، ممتاز اور منفرد نوعیت کی حامل جن خصوصیات کا ذکر اس کی نسبت کیا اس سے بجا طور پر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کو سوپر یونیورسٹی بنانے کا جو خواب اب سے کچھ عرصہ پہلے دیکھا گیا تھا اس کی تعبیر کا وقت آ گیا ہے۔ هماری دعا ہے کہ اللہ تعالی حالات کو سازگار بنائے اور سوپر یونیورسٹی کے دیرینہ خواب کی تعبیر میں ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اور اسکے وسائل اپنا بھرپور کردار ادا کریں ادارے کی افرادی قوت ،بیمثال لائبریری، شاندار پریس اور دوسرے شعبے سوپر یونیورسٹی کے لئے بنیاد کا کام دیں گے ۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے اس کے لئے سردست ایک کروڑ روپے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی خطیر رقم کا فیاضانہ عطیہ دے کر اس یونیورسٹی کے قیام و استحکام کے امکانات کو مزید روشن کر دیا ہے۔ جناب اے کے بروھی جیسے اعلی دماغ کی رہنمائی ، ڈاکٹر این اے بلوچ جیسے تجربہ کار استاد اور فعال سربراہ کار کی سرکردگی میں امید واثق ہے کہ نہ صرف مجوزہ یونیورسٹی کا عظیم الشان منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے گا بلکہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کو بھی اپنی بے پایاں صلاحیتوں کے لئے بہتر مصرف مل جائے گا ۔ اور ان صلاحیتوں کے بھرپور استعمال سے مجوزہ یونیورسٹی کے لئے علمی اور فکری غذا کا سامان مہیا ہو سکے گا ۔

(شرف الدین اصلاحی)

* * * * *

© rasailojaraid.com